رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۷۷

هوالحکیم العلیم

هوالحکیم العلیم

العلم علمان علم الابدان و علم الادیان

اطبا کو روزانہ مشکلات سے نکالنے والا۔ طب جدید پنجابی کا ہمایت دلچسپ اور مفید

ماہوار رسالہ

تبصرۃ الاطباء

جلد ۱	مدیر حکیم احمد الدین موجد طب جدید	نمبر ۱۱

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی۔ ڈاکٹری۔ ویدک۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہوگا۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) مایوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے

حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت

شاہدرہ لاہور

گلزار ہند سٹیم پریس لاہور میں باہتمام ایس احمد علی چشتی پرنٹر چھپا اور حکیم احمد الدین پبلشر نے شائع کیا

قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ٹھیک یکم تاریخ کو دفتر سے شائع ہو جاتا ہے۔ جن اصحاب کو رسالہ وقت پر نہ ملے تو دس تاریخ تک بھی اطلاع دیکر رسالہ منگوا سکتے ہیں۔ جو بیرنگ روانہ ہوگا۔ لیکن دس تاریخ کے بعد درخواست آنے پر قیمتاً مل سکیگا۔

(۲) عام سالانہ قیمت تین روپیہ۔ طالب علموں سے دو روپیہ آٹھ آنہ۔ اُمرا سے پانچ روپیہ جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ہے۔ قیمت فی پرچہ ۴؎

(۳) قیمت سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا وی۔پی ارسال کرنے کی اجازت بخشیں بلا اجازت کسی صاحب کے نام رسالہ وی۔پی نہ ہوگا۔ منی آرڈر بھیجنے میں خریداروں کا خرچ ۱؎ ہے۔ لیکن وی۔پی کی وصولی میں ۴؎ خرچ ہوگا۔ پس اپنا فائدہ سوچ لیں۔

(۴) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں وہ سوالات اگر عام اطبا سے ہوں۔ تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی سوال اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا ورنہ تلف کر دیئے جائینگے۔ البتہ ممبران خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل و عیال کے متعلق ایسے سوالات مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۵) عارضی طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاک خانہ میں اطلاع کر دینی چاہیئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو تو دفتر کو آگاہ فرما دیا کریں تاکہ آپکا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ وار نہ ہوگا۔

(۶) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہیئے۔

(۷) نمونہ کا پرچہ ساڑھے چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکیگا۔

منیجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حفظِ صحت

از مدیر رسالہ

علیٰ ہذا القیاس پانی پینے کا کوئی خاص وقت نہیں جب ضرورت ہو اور جسقدر ضرورت ہو پی لیا جائے - پھر نہانے - سونے - جماع وغیرہ کے واسطے بھی کوئی خاص وقت مقرر کرنا ٹھیک نہیں ہے - کیونکہ صحیح وقت وہی ہے جو کہ ضرورت اور عادت اور مقدار کے مطابق موزون و مناسب ہو - سو وقت کی موزونیت اور مناسبت بتلانے کے واسطے انسان کی عقل فیصلہ نہیں کر سکتی - اور نہ ہی یہ انسانی عقل کا کام ہے - کیونکہ قدرت نے یہ کام عقل کے سپرد نہیں کیا بلکہ اس کے واسطے نفس حیوانی کو خود منصف مقرر کر دیا ہے - پس وقت کے مقرر کرنے کی طاقت ہر حیوان میں خدا نے خود رکھدی ہوئی ہے - جس میں وہ کسی طبی تحقیقات کا محتاج نہیں ہے -

ہاں وقت کی پابندی جو ضرورت اور عادت نے مقرر کر دی ہوئی ہو اس میں کم و بیش کرنا ٹھیک نہیں ہے - اگر کریگا تو ضرور اس کی صحت میں فرق پڑ جائیگا - اس واسطے ہر ایک طالب صحت کو لازم ہے کہ قدرت کی پیروی کرے کیونکہ اگر خلاف ورزی کریگا تو نقصان اُٹھائیگا پس وقت کا مقرر کرنا ہرگز اپنے ذمہ نہ لے - کیونکہ یہ اسکا کام نہیں بلکہ قدرت کا ہے -

(۴) چوتھی شرط جس سے ہم تمام موثرات کے بد اثر سے بچنے اور اپنی صحت کو قائم رکھنے کے واسطے علم حاصل کر سکتے اور فائدہ اُٹھا سکتے ہیں - وہ طریق کا تقرر ہے - کیونکہ ہر ایک موثر چیز کسی نہ کسی خاص طریق سے ہم پر اثر انداز ہوا کرتی ہے - اور مختلف طریقوں سے ایک ہی چیز مختلف قسم کی تاثیرات پیدا کر دیا کرتی ہے - پس ہمیں علم حفظ صحت میں تمام مفید اور مضر طریقوں سے واقف ہونا

ضروری ہے۔ لیکن یاد رہے کہ ہر ایک ضرورت زندگی کے لئے ہر ایک چیز کے استعمال کے طریقے بھی قدرت نے انسان کو خود بخود سکھا دیئے ہوئے ہیں۔ انسان کیا تمام حیوانوں کو بھی۔ چنانچہ کھانے اور پینے کے متعلق کہ کس طریق سے کھانا پینا چاہئے۔ ہر ایک حیوان کو خود بخود معلوم ہے۔ سونے۔ جاگنے اور جماع کرنے کے طریق ہر ایک جاندار کو خود بخود معلوم ہیں۔ کھانے کے متعلق اس قسم کی ہدایات کہ یوں بیٹھکر کھانا کھایا جائے اور یوں بیٹھکر نہ کھایا جائے۔ اور سونے کے متعلق کہ دائیں پہلو سویا جائے بائیں نہ سویا جائے یا کہ ہر دو پہلوؤں پر تو سویا جائے مگر چت نہ سویا جائے اور جماع کے متعلق مختلف آسنوں کے سخت خلاف تہذیب متعدد طریقے یہ سب مضر ترین ایجادیں اور خلاف قدرت اصول ہیں۔ جنکے متعلق مغز زنی کرنا اپنا عزیز وقت ضائع کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونا اپنی صحت کو آپ برباد کرنا ہے۔

باقی رہے کھانے اور پینے کی اشیاء کے بنانے کے مختلف طریقے مثلاً گیہوں کو یوں پیسکر اور گوندھکر یوں روٹی پکانا چاہئے۔ چاولوں کو یوں مقشر کرکے یوں پکانا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔ یہ طریق ایک نہیں دو نہیں بلکہ ہزارہا طریق ہیں جو انسانی عقل نے تجویز کئے ہیں۔ جن کے متعلق متقدمین نے بہت کچھ لکھا ہے۔ اور محض کھانے پینے کی چیزوں پر بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھیں گئی ہیں ہر ایک قسم کے کھانے کی ترکیب اور تجویز لکھکر پھر انکے فوائد اور نقصان کی فہرستیں لکھی گئی ہیں۔ جنکا یاد کرنا اور یاد رکھنا کارے دارد والا معاملہ ہے۔ اور پھر ہر ایک کھانے کی کیفیت مزاجیہ کا معلوم کرنا اور ہر ایک کھانے کے وقت اپنے جسم اور جسم کی تمام اخلاط کی کمی بیشی کا علم رکھنا اور اپنی جسمی اخلاط کی حیثیت اور حالت کے مطابق اور موافق اغذیہ کا منتخب کرنا اور اس منتخب شدہ غذا کو پھر حال کرکے تیار کرنا اور شرائط مفیدہ کے ماتحت کھانا اور پینا اور ایک ذرہ بھر انکے خلاف نہ کرنا یہ ایک سخت مشکل کام بلکہ ناممکن محض ہے۔

(باقی دارد)

علاج الامراض

سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ اگست ۱۹۲۱ء

علاج - نوبت کے وقت فوراً مریض کو آرام سے نرم بستر پر لٹا دیں - اور حرکت سے باز رہنے کی ہدایت کر دیں - اور محرکات قلب (مفرحات) اور دافع تشنج ادویہ استعمال کرائیں تاکہ تشنج رفع ہو اور تقویت قلب حاصل ہو - اس غرض کے واسطے کستوری (مشک) بہت عمدہ اور اعلےٰ دوا ہے - اگرچہ گراں قیمت شے ہے لیکن نہایت مفرح اور دافع تشنج اثر رکھتی ہے - اس کے بعد مندرجہ ذیل انگریزی دوائیں بہت اچھی دوائیں ہیں جو کہ کم خرچ بالانشین کا مصداق ہیں (۱) اسپرٹ ایتھر (۲) سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک (۳) سوڈیم نائٹریٹ وغیرہ علاوہ ان ادویہ کے جن کے اندرونی طور پر استعمال کرنے سے تفریح اور دفع تشنج کا فائدہ ہو جاتا ہے - سونگھنے والی بھی ادویہ ہیں - جن کے فقط سونگھا دینے سے دل میں تحریک پیدا ہو کر تشنج رُک جاتی ہے - اور درد میں فوراً آرام ہو جاتا ہے - منجملہ ان ادویہ کے امائل نائٹریٹ ایک بہت ہی اچھی چیز ہے - اس دوا کے مختلف وزن کے چھوٹے چھوٹے کیپسولز (بلوری بند گلاس) ولایتی بنے ہوئے ہوتے ہیں - جن میں سے ہر ایک کیپسول میں ایک بوند سے پانچ بوند تک دوا ہوتی ہے - اس کیپسول (بلوری گولی) کو رومال میں توڑ کر سونگھایا جاتا ہے - سو ایک پانچ بوند والا کیپسول توڑ کر اس مرض والے کو سونگھانا چاہئے جس سے فوراً تشنج رفع ہو کر افاقہ کی صورت ظاہر ہو جائے گی - لیکن اگر ان تجاویز سے درد رفع نہ ہو تو پھر ناچار مخدر ادویہ سے جلدی پچکاری کرنی ضروری ہوا کرتی ہے - چنانچہ مارفیا (۱/۱۲ رتی) اور ایٹروپین (۱/۱۲۰ رتی کی جلدی پچکاری کرنی چاہئے -

اگر یہ ادویہ بہ سبب دیہاتی آبادی کے میسر نہ آسکیں تو تجاویز ذیل کے ماتحت

علاج کریں - مقام قلب پر رائی لگائیں - یا چند جوکیں لگائیں یا گرم ٹکور کریں قبض ہو تو حقنہ کریں - نفخ ہو تو کاسر ریاح چیزیں کھلائیں - جیسے زنجبیل - دار چینی - جاوتری وغیرہ - اگر کوئی دوا نہ ملے تو صرف پانی کی بھاپ دیکر پسینہ دلوائیں - پسینہ آجانے کے بعد طبیعت کو بحال کریں - یعنی ایک دو گھنٹہ تک مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں - اور پھر سرد پانی میں کمر تک مریض کو دس پندرہ منٹ تک بٹھائیں اگر پانی بہت سرد نہ ہو تو بیس پچیس منٹ تک بیٹھا رہنے دیں - اور اس تجویز کو دو بارہ سہ بارہ بھی کر سکتے ہیں - تاوقتیکہ درد رفع نہ ہو جائے - نیز پوست بنج بنفاح کا مقام قلب پر ضماد کرتے رہنے سے آہستہ آہستہ درد کو آرام ہو جاتا ہے - وقفہ کی حالت میں مریض کو تمام نفاخ اور ثقیل اغذیہ سے پرہیز چاہئے - نیز محرک اشیاء کے استعمال جیسے چائے - قہوہ - شراب اور تمباکو وغیرہ سے اور زیادہ محنت و ریاضت غصہ و جوش وغیرہ سے پرہیز چاہئے -

اور ادویہ میں سے ذیل کی دوائیں بہت مفید ہیں (۱) سفوف بیشی ۲ گ کا استعمال اس حالت میں جبکہ مرض ابھی نیا نیا ہو تو زیادہ دنوں تک دیتے رہنا چاہئے - لیکن اگر مرض پرانا ہو چکا ہو تو سفوف سمی ۳ گ یعنی وزن شفائیہ دیں - اس دوا کے کچھ عرصہ استعمال کرنے سے دل کو تقویت ہوتی ہے - اور مرض کا دورہ دوبارہ نہیں ہوتا - علاوہ ازیں کشتہ فولاد بھی بہت مفید ہے - جبکہ بدن میں خون کم ہو اور خون کی کمزوری ہو نیز کشتہ عقیق - مرجان - یشب وغیرہ بھی اس کے واسطے بہت مفید اور مجرب چیزیں ہیں - جب معدہ کمزور ہو -

فصل تیرھویں ۱۳

وجع المعدہ - یعنی درد معدہ - درحقیقت یہ مرض نہیں بلکہ آلات الغذاء خصوصاً معدہ کی بعض امراض کی علامت ہے - وہ امراض حسب ذیل بیان کی جاتی ہیں جن کی معیت میں درد معدہ موجود ہوا کرتا ہے -

(باقی دارد) -

علم الادویہ

گذشتہ سے پیوستہ

چہارم رب افسنتین اسود ایک پاؤ خشک افسنتین کو پانچ سیر پانی میں ڈالکر تیز آگ پر اسقدر پکائیں کہ نصف پانی رہے۔ پھر چھانکر ثفل کو پھینکدیں اور مطبوخ (کاڑھے) کو کسی صاف برتن میں ڈالکر پانی کی بھاپ پر غلیظ القوام کرلیں بس تیار ہے۔

خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ۔

پنجم روغن افسنتین نصف سیر افسنتین کو دس سیر پانی میں ڈال کر بذریعہ قرع و انبیق کے پانچ سیر عرق کشید کریں۔ پھر اس عرق میں نصف سیر اور افسنتین اور پانچ سیر پانی ملاکر پھر پانچ سیر عرق کشید کریں۔ پھر تیسری دفعہ اور نصف سیر افسنتین اس عرق میں ڈال کر اور پانچ سیر سادہ پانی ملاکر پھر پانچ سیر عرق کشید کریں اور اس سہ آتشہ عرق کو گرم گرم حالت میں کسی ایسے صاف برتن میں ڈال دیں جسکا منہ تنگ اور نیچے سے فراخ ہو اور پورے پانچ سیر عرق سے لبالب بھر جائے۔ ایک دن اور ایک رات یونہی محفوظ اوپر سے ڈھککر رکھا رہنے دیں۔ بعد ازاں اس عرق پر سے جو روغن جمع شدہ ہو کسی جانور کے صاف پر کے ذریعہ آہستہ آہستہ اتار کر کسی شیشی میں ڈالدیں۔

خوراک ایک قطرہ سے چار قطرہ تک۔

افعال و خواص۔ محرک اعضاء۔ مقوی اعضاء۔ دافع تعفن۔ مدر حیض مخرج کرم۔ اعضاء متاثرہ۔ معدہ۔ امعاء۔ جگر۔ دماغ۔ رحم۔ جلد و غشاء مخاطی۔

مواقع استعمال (۱) ضعف معدہ خصوصاً وہ ضعف معدہ جس میں نفخ پیدا ہوتا ہو (۲) مالیخولیائے مرانی (۳) ضعف دماغ (۴) صرع (مرگی) (۵) حمیات (۶) اثرہ (نائیں) ان مذکورہ بالا امراض میں اندرونی طور پر یہ دوا یا اس کے مرکبات کھلائے یا پلائے

جلاتے ہیں۔ لیکن بیرونی طور پر صرف مطبوخ کی صورت میں امراض ذیل میں استعمال کیا جاتا ہے۔

(۶) کرم پیتی کرم کوش میں اس کی پچکاری کی جاتی ہے جس سے وہاں کے کیڑے فوراً بھاگ جاتے ہیں۔ اور وہاں کے زخم اسی پچکاری کرتے رہنے سے مندمل ہوکر صحت ہو جاتی ہے۔

(۷) مرض قلاع و قروح دہن میں بطور غرغرہ کے استعمال ہوتی ہے۔ نیز تمام جلدی زخم اس کے ساتھ دھونے سے صاف ہو جاتے اور انکا تعفن دور ہوکر صحت ہو جاتی ہے۔

(۸) مرض احتباس الطمث یا عسر الطمث میں اندرونی طور پر کچھ دن اس کے استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہو جاتا ہے۔ اور بیرونی طور پر اسکا شافہ یا پچکاری بھی تقویت رحم کے لئے مفید ہے۔

نوٹ - افستین اور اس کے مرکبات کو مقررہ وزن سے بہت زیادہ استعمال نہیں کرنا چاہیئے اور نہ ہی سوزش معدہ و سوزش امعاء والوں کو استعمال کرانا چاہیئے ورنہ بجائے تقویت کے سوزش کرنے والی طاقت کا اظہار ہوگا جو منظور نہیں ہے۔

(۱۶) اُشق

جسکو عربی میں اشج۔ فارسی میں اُشہ۔ سنسکرت میں اوشن چتر۔ یونانی میں امونیاکون اور انگریزی میں ایمونیاٹکم کہتے ہیں۔

ماہیت - یہ ایک درخت کی گوند ہے۔ جو ایران میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ جسے بعض شہروں میں بدرانی اور بعض میں کماہ اور بعض میں کندل کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

صفات - اس کے چھوٹے چھوٹے گول گول دانے ہوتے ہیں گویا کہ آنسو یا شبنم کے صاف و شفاف قطرے ہیں۔ لیکن کبھی چند دانے ملکر بڑی بڑی ڈلیاں بھی بن جاتی ہیں۔ رنگت باہر سے زردی مائل بھوری ہوتی ہے جو کہ بہت پرانی ہو جانے سے سیاہی مائل بھی ہو جاتی

مراسلات

مراسلہ ۱

بخدمت مہربان من جناب حکیم صاحب

تسلیم - ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء کے پرچہ تبصرۃ الاطبار کے صفحہ ۱۷ سطر ۸ پر جو سوال جناب حکیم بہاؤالدین شاہ صاحب نے کیا ہوا ہے - اور اُس کے جواب میں ماہ جون سنہ ۱۹۲۱ء کے پرچہ مئی میں جناب حکیم سراج الدین صاحب شاد بوالہ نے جو لکھا ہے وہ باقی اصحاب حکما کو تو منظور ہو گیا ہوگا - کیونکہ کسی صاحب نے جواب نہیں دیا - مگر بندہ کو وہ نامنظور ہے - اس واسطے اُس کی بابت جو کچھ بندہ کو یاد آتا ہے ارسال خدمت ہے - اگر مناسب خیال فرماویں تو درج رسالہ فرماویں -

اس کائنات میں ایک کی زیست دوسرے پر منحصر ہے - یعنے کہ ایک دوسرے سے پرورش حاصل کرتا ہے - یہی سلسلہ اناد (ہمیشہ) سے چلا آتا ہے - اور حکیموں نے اس کو بھوگیہ اور بھوگتا کے نام سے ملقب کیا ہے - یعنے پرورش کرنے والی وستو کا نام بھوگیہ ہے - اور پرورش پانے والی کو بھوگتا کہتے ہیں - اور جو وستو (چیز) ایک کا بھوگیہ ہے - وہ کسی دوسرے کا بھوگتا بھی ہے - کوئی وستو (چیز) ایسی نہیں جو اس سے مبرا ہو - حتے کہ غیر ذی روح بھی اسی زمرے میں شامل ہیں - اور اسی پر ساری سرشٹی کا انحصار ہے - اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسے تمیز ہو - کہ فلاں وستو فلاں وستو کا بھوگیہ ہے - یا بھوگتا - اسکا جواب بھی قدرت کا مطالعہ یوں دیتا ہے - کہ جو وستو کسی کا بھوگیا ہے - وہ اپنی جوانی (یعنی پیدا یا پرورش کرنے والا مادہ کیونکہ جب تک یہ مادہ کسی وستو میں پیدا نہ ہو - دوسرے کی پرورش نہیں ہو سکتی) اپنے بھوگتا کی نسبت جلد پراپت (حاصل) کرتا ہے بطور نمونہ کے طور پر گندم کی مثال لیجئے کہ جس پر ہر ایک ذی روح کا انحصار ہے - کہ یہ عرصہ چھ ماہ میں پیدا ہو کر جوان بھی ہو جاتی ہے - کیونکہ یہ ہر ایک کا بھوگیہ ہے - اور جو اُسکا بھوگیہ پھل (ثمر) ہوگا وہ تو منٹوں کی زندگی رکھتے ہونگے ع۲ مثال گائے

بھینس۔ بھیڑ۔ بکری وغیرہ۔ چونکہ انسان کا بھوگیہ ہیں یہ سب اپنے بھوگتا یعنی انسان کی نسبت جلدی جوان ہوتی ہیں۔ ایسے ہی اور جگہ بھی خیال ہو سکتا ہے۔ اس واسطے لڑکی جو کہ لڑکے کے واسطے بھوگیہ ہے بہ نسبت لڑکے کے جلد جوان ہوتی ہے۔ جو کہ بھوگتا ہے۔

نوٹ۔ بھوگیہ سے مراد کھانے پینے ہی سے نہیں ہے۔ بلکہ تمام حواس سے جو اس ذی روح کو قدرت کاملہ نے دیئے ہیں۔ اپنی روح کو مطمئن کرنے سے ہے۔ جیسے بھنورا پھول کی خوشبو سے اپنی روح کو خوش کر لیتا ہے۔ حالانکہ کھاتا نہیں ہے۔ چنانچہ پھول اس میں بھوگیہ ہے۔ اور بھنورہ بھوگتا ہے۔ بھنورہ وہ ہوتا ہے جو جانور پھولوں پر عاشق ہوتا ہے۔ اور ہر وقت پھولوں پر بیٹھتا رہتا ہے۔

(بندہ مولراج وید معرفت آر۔ شالگرام اینڈ سنز کرہ ہری سنگھ امرتسر)

مراسلہ ۲

منجانب حکیم ورازت حسین صاحب از سہارنپور

مکرمی جناب حکیم صاحب موجد طب جدید دام ظلکم۔ بعد از تسلیم نیاز التماس ہے کہ مجھے زیادہ تر دلچسپی اطفال کے امراض سے ہے جس کام کو میں بموجودگی دیگر اشغال بآسانی کر سکتا ہوں۔ ایک عارضہ جو سوکھیا مسان۔ سوکھی یا دق الاطفال کہلاتا ہے۔ جس میں بچہ لاغر ہو جاتا ہے۔ اسہال مختلف رنگ کے آتے ہیں۔ بعض میں پھنسی وغیرہ بھی نمودار ہوتی ہیں۔ یہ عارضہ اکثر بچوں کو ہوتا ہے۔ میں اس کے علاج ایام حمل سے کرتا ہوں۔ جس سے بچہ اس زد سے محفوظ رہتا ہے۔

جو بچہ صورت بالا کے خلاف ملتا ہے اسکا علاج حبوب سرگین بوزنہ بقدر دانہ مونگ گلاب میں باندھ کر کرتا ہوں اس سے بڑی کامیابی ہے۔ مگر یہ حبوب ایک سال سے زیادہ عمر والے بچہ کو مفید پڑتی ہیں۔ گویا اس کو کچھ زیادہ گرمی نہیں کرتی۔

آپ سے التماس ہے کہ کریم النفس اور دریا دلی کو کام میں لاکر مرض مسان یا سوکھا کا علاج اپنا ذاتی مجرب جسپر کافی بھروسہ ہو یعنے جن کو آپ نے خود استعمال فرمایا ہو مرحمت فرمایئے۔ نسخہ اگر جبوب ہو تو بہتر ہے۔ اس نسخہ کی ضرورت مجھے خود اپنی

ذاتی استعمال کی وجہ سے ہے۔ اُمید ہے کہ آپ مجھکو اپنے خاص عطیہ سے محروم نہ رکھینگے۔ اگر امراض اطفال کے لئے کوئی جوب جو جملہ یا اکثر امراض پر حاوی ہو آپ کے علم میں ہوں گویا جنسے مناسب ہدرقہ سے اکثر امراض اطفال کا علاج ہو سکتا ہو تو مرحمت فرمایئے۔ میں اس کام کے لئے وجود تربد سفید موصوف ومجوف پوست ہلیلہ زرد۔ برگ پودینہ بستانی برتنا ہوں جو خاصا نسخہ ہے۔ مگر بچہ کو پیتے وقت وقت محسوس ہوتی ہے۔ اس وجہ جوب کی تلاش ہے۔ جو مجھے دستیاب ابھی تک نہیں ہوئی۔ مجھے اُمید ہے کہ جناب میرے مافی الضمیر کو سمجھکر ہر دو استدعا کو پورا فرماکر ثواب دارین حاصل کرینگے۔ اور اپنے تلامذہ کی لڑی میں مجھے پرو کر فخر بخشینگے۔ ؎

یونہیں کام دنیا کا چلتا رہا ہے
دیئے سے دیا یونہیں جلتا رہا ہے

توجہ۔ گستاخی معاف جو چیز عنایت ہو لاجواب ہو۔ معمولی چیزیں میں خود استعمال کرتا ہوں۔ آپ جیسی سرکار کا دروازہ ایک قوی توقع کے ساتھ کھٹکھٹایا ہے

جواب منجانب مدیر۔ اگر سرگین بوزنہ نہایت خورد سال بچوں کو بقدر دانہ مونگ گرمی کرتا ہے تو کیوں آپ انکے واسطے اسکا وزن کم نہیں کر دیتے یہ تو بالکل آسان بات ہے کہ حسب عمر دوا کے وزن میں کمی کر دی جائے۔

میرے تجربہ میں مدت سے یہ نسخہ ہے۔ طباشیر۔ الائچی خورد۔ گیری۔ ہر مچی۔ برگ نیم۔ برگ حنا۔ منڈی۔ صندل سُرخ۔ صندل سفید۔ فلفل گرد کل ہموزن لیکر باریک کر کے ایک رتی صبح و شام ہمراہ شیر مادر دیا کریں۔ جب سے مطب شروع کیا ہے۔ اسکا تجربہ کرتا رہا ہوں ہمیشہ مفید دیکھا ہے۔

دوسرا نسخہ یہ ہے۔ گلقند عمدہ ۱۵ تولہ۔ سنا مکی ۴ تولہ۔ برگ پودینہ کوہی ۱ ماشہ۔ ورچ ۶ ماشہ ان چاروں ادویہ کو تین پاؤ پانی میں رات کو بھگو دیں۔ صبح ۱۵ منٹ تک نرم نرم آگ پر پکا کر چھان لیں اور پھر اس میں ۳ پاؤ مصری ملا کر قوام شربت پر لائیں۔ **خوراک** ۶ ماشہ سے تولہ تک ہے۔ یہ دوا بچونکی اکثر امراض میں مفید ہے۔

مراسلہ ۲

منجانب جناب حکیم سید صید نور صاحب سند یافتہ از جلالپور چٹاں

اسباق طب

ہمارے ہادی و رہبر رسول مکرم حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلواۃ اللہ علیہ نے علم طب کی یہاں تک عزت فرمائی ہے کہ اُس کو علم دین سے بھی پہلے سیکھنے کا بایں الفاظ حکم فرمایا ہے کہ:- "اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَ عِلْمُ الْاَدْیَانِ" یعنی تمام علوم میں سے صرف دو ہی علم قابل قدر ہیں۔ (۱) علم طب (۲) علم دین پس علم طب کا سیکھنا مسلمان بچوں کا تو مذہبی فرض ہے۔ اور دیگر طلباء اِس کو ہمدردی انسانی کے خیال سے سیکھ کر خلق اللہ کو فائدہ پہنچائیں جس میں اُنکا ذاتی مفاد بھی مضمر ہے۔ چنانچہ اسی خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے میں ذیل کا سلسلہ جسکو اسباق الطب کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کے واسطے چند موٹے موٹے اصول اور ان کی نہایت مختصر سی تشریح بشکل "اسباق الطب" اساتذہ کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ اُمید کہ کاملانِ علم طب ملاحظہ فرما کر اپنی اپنی قیمتی رائے سے خاکسار کو سرفراز فرمائینگے۔

پہلا سبق

انسانی ڈھانچہ بحیثیت ایک کل یا مشین کے

میرے عزیز طالبانِ علم طب میں سے بہتوں نے (جو بڑے بڑے شہروں اور قصبات میں رہتے ہیں) تو روئی کی مشین۔ آٹے کی مشین۔ اور موٹر وغیرہ کے انجن کے کوئی بھی کل نہ دیکھی ہوگی۔ اس لئے میں آپ کو وہ پانچ اصول بتاتا ہوں جن میں جسدِ آدم اور ریل گاڑی کا انجن باہم مشابہت رکھتے ہیں۔

(۱) جسم آدم اور انجن دونوں خوراک مانگتے ہیں۔

(۲) " " " فضلات کو خارج کرتے ہیں۔

(۳) جسم آدم اور انجن دونوں صفائی چاہتے ہیں۔

(۴) " " " استعمال ہی سے سلامت رہتے ہیں۔

(۴) " " کا ہر ایک حصہ دوسرے حصے کا محتاج رہتا ہے۔

اب چونکہ ہمیں کسی دوسرے انجن کے پرزوں سے کوئی بحث نہیں۔ اس لئے ہم یہاں فقط کالبدِ انسانی ہی کا ذکر کرینگے۔

(۱)

انسانی ڈھانچہ کو تین قسم کی غذائیں درکار ہیں

(ا) مقوی غذا جسکو کاربونیشس فوڈ کہتے ہیں Carbonacious food

(ب) گوشت کو بڑھانے والی غذا جس کو نائٹروجنس فوڈ Nitrogenous food کہتے ہیں۔

(ج) غذا کا حافظ الصحت جسکو مینرل فوڈ Mineral food کہتے ہیں

(۲)

انسانی وجود ذیل کے چار طریقوں سے فضلات کو خارج کرتا ہے

(ا) پھیپھڑے سے سانس کو باہر چھوڑتا ہے جس میں کاربانک ایسڈ گیس یا دخان خارج ہوتی رہتی ہے۔

(ب) معدہ سے پاخانہ کو چھوٹی بڑی انتڑیوں میں سے لاکر مقعد کی راہ سے خارج کر دیتا ہے۔

(ج) جگر سے گردوں کی مدد سے پیشاب کو مثانہ میں جمع کر کے احلیل کے راستہ سے نکال دیتا ہے۔

(د) غدۃ العرق سے پسینہ کو نکال کے عروق العرق کی راہ مسامات کے منہ میں کھال کی بیرونی سطح پر لے آتا ہے جسمیں میل کچیل وغیرہ خارج ہوتی رہتی ہے۔

(۳)

انسانی جسم ذیل کے دو طریقوں سے صاف ہوتا رہتا ہے

(ا) اندر سے تو یہ بذریعہ اُس ہوا کے جو سانس لیتے وقت اندر جاتی ہے۔ صاف

ہوتا رہتا ہے - اس لئے صبح وشام دو چار میل تک کھلی ہوا میں سیر کرنا یا تیز چلنا بہتر ہے -

(ب) باہر سے جسم پانی سے نہانے اور دھونے سے صاف ہوتا رہتا ہے - اس لئے ہر روز نہا کر تولیہ وغیرہ سے جسم کو صاف کرنا نہایت ضروری ہے - اس طرح جسم کی میل خارج ہوکر مسامات کھل جاتے ہیں اور بدن پھول کی مانند ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے - اور وجود میں چالاکی وچستی آجاتی ہے - اور دل میں ایک قسم کی فرحت پیدا ہوتی ہے - جس سے ہر کام جی لگا کر کیا جا سکتا ہے -

(۴)

انسانی جسم استعمال ہی سے محفوظ رہتا ہے

آپ نے دیکھا ہوگا کہ انجن جب ایک عرصہ کے لئے بیکار پڑا رہے - تو اُسکے تمام نہیں تو بعض پرزوں کو ضرور زنگ کھا کر بیکار کر دیگا - علےٰ ہذا جب انسانی جسم کے کسی حصہ کو عرصہ تک بیکار رکھا جائے تو وہ بھی مردہ پڑ کر بیکار ہو جاتا ہے - یہ بھی مشاہدہ میں آیا ہوگا - کہ جب سادھو لوگ اپنی ٹانگ یا بازو کو عرصہ تک بیکار رکھتے ہیں - تو جسم کا وہ حصہ مردہ پڑ کر سوکھ جاتا ہے - کیونکہ فی الحقیقت بیکارگی کا دوسرا نام موت ہے - امراء ورؤسا جو آرام سے زندگی بسر کرتے اور ہر وقت گاؤ تکیہ پر پڑے رہتے ہیں حتےٰ کہ اپنے ہاتھوں سے گھڑے میں سے پانی لینا بھی پسند نہیں کرتے اور ایک آدھ میل تک پیدل چلنا تو انہیں کٹھن گذرتا ہے - ایسے لوگ اپنے اعضاء کو یہاں تک کمزور کر بیٹھتے ہیں کہ خدانخواستہ اگر کسی دشمن کے خوف سے اُنہیں بھاگنا پڑے تو چند قدم نہیں جا سکینگے کہ ہانپ کر گر پڑینگے اور دشمن کے پنجۂ استبداد کا شکار بنکر رہ جائینگے - بخلاف اِس کے غربا جو دن بھر محنت ومشقت کرتے پھرتے ہیں - باوجود علےٰ غذاء نہ پانے کے مضبوط توانا اور چست ہوتے ہیں - لہذا تم بھی محنت کی عادت ڈالو جو تندرستی کا بہترین نسخہ ہے -

(۵)

جسدِ آدم کا ہر حصہ دوسرے حصہ کا محتاج ہے

اگر کسی یگ - انجمن - سبھا یا پنچائت کا جو ایک باڈی (Body) یا

وجود سمجھا جاتا ہے۔ ایک ممبر بھی کسی ریزولیوشن (تجویز) کی مخالفت کردے تو وہ ریزولیوشن بالاتفاقِ رائے پاس نہیں ہو سکتا۔ گو کثرتِ رائے سے وہ پاس ہی ہو جائے۔ اور اگر نصف یا اس سے زیادہ ممبر اس تجویز کے مخالف ہونگے۔ تو وہ تجویز کبھی عمل میں نہیں لائی جاسکتی۔ اس لئے انجمن مذکور کو مجبور ہوکر تجویز مستورہ کو مسترد کرنا پڑیگا۔ اسی طرح ہمارے وجود کا بھی ہر حصہ دوسرے حصہ کی مدد کے سوائے کوئی کام نہیں کرسکتا۔ مثلاً اگر پاؤں کہے کہ چونکہ مجھے ہاتھ کی سی عزت نہیں دی جاتی۔ اس لئے میں کام نہیں کرتا تو نتیجہ ظاہر ہے کہ تم کو ٹٹی تک جانا بھی دشوار ہو جائیگا۔

سلطان البدن یعنی دِل اپنے وزیر باتدبیر یعنی دماغ پر بہت کچھ بھروسہ رکھتا ہے۔ چنانچہ ہر کام دماغ کے مشورہ ہی سے کیا جاتا ہے۔ اگر جنرل ڈائر کا دِل جلیانوالہ باغ کے معاملہ میں دماغ کا مشورہ لئے بغیر گولی چلانے کا حکم نہ دیدیتا تو اُس کی قوتِ فیصلہ کی ذراسی غلطی سے ہزاروں جانیں کیوں تلف ہو جاتیں۔ اسی لئے کسی بزرگ نے کہا ہے کہ "تعجیل کارِ شیطان است و آہستگی کارِ رحمان"۔

اِقلیم بدن کی ریوٹر ایجنسی کے کارندے یعنی اعصاب ہیں۔ تو وہ بھی دیگر تمام جسم کی طرح دماغ کے محتاج ہے۔ کیونکہ پھیپھڑے اُسکو صاف کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے اگر پھیپھڑے بلغم سے بھر جائیں تو ہوا کافی مقدار میں میسر نہ ہونے کے سبب سے سانس چھوٹا ہو جاتا ہے اور جسم کمزور۔ غرض اپنی گھڑی کی بال کمانی ہی کو ذرا ٹیڑھا کرکے دیکھ لو فوراً رُک جائیگی۔ حالانکہ اُس کے تمام دیگر پُرزے صحیح و سالم ہیں۔ پس تم بھی اپنے بادشاہ کی اطاعت کرو بزرگوں کا ادب کرو اور چھوٹوں سے پیار کرو کیونکہ دُنیا میں ہر شخص دوسرے کا محتاج ہے۔

مراسلہ ع

نئی تحقیقات اور نیا علمِ علاج

یہ مضمون جناب حکیم لالہ سریرام صاحب دوساجھ کائیں نور ضلع انبالہ نے ارسال فرمایا

ہے۔ اور وعدہ فرماتے ہیں کہ یہ مضمون مسلسل ہر رسالہ میں چلتا جائیگا۔ اور حکیم صاحب کا اپنا بیان ہے کہ یہ مضمون میری گہری تحقیقات کا نتیجہ اور آیورویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری تحقیقات اور موجودہ زمانہ کے ترقی یافتہ علم سائنس کا لب لباب ہوگا۔ جس میں مردوں عورتوں اور بچوں کے مشکل امراض آسان اور نیا طریق علاج درج ہوگا۔ اگرچہ ہم نے حکیم صاحب موصوف سے باصرار عرض کیا کہ آپ کم از کم دو چار جزو کا مضمون اکٹھا بھیجدیں تاکہ ہم ایک تو مضمون کی نوعیت پر واقف ہو جائیں۔ دوسرے چند ماہ کے لئے اکٹھا مضمون حاصل ہو جائے تاکہ ہر ماہ بار بار مضمون کی ترسیل کا تقاضا نہ کرنا پڑے۔ لیکن حکیم صاحب یہی فرماتے ہیں کہ ساتھ ساتھ مضمون بھیجا جاویگا۔ آخر ہم یہ مضمون درج رسالہ کرتے ہیں۔ اور آئندہ بھی اگر حکیم صاحب مضمون مسلسل بھیجتے رہے تو چار صفحہ اس مضمون کے لئے ہم وقف کرتے رہینگے۔ بشرطیکہ ان مضامین کا سلسلہ ناظرین نے پسند فرمایا۔ مدیر)

معزز ناظرین۔ صحت جسم انسان کے متعلق ایک مشہور فلاسفر مسٹر ایمرسن صاحب فرماتے ہیں۔ کہ انسان کو چاہئے کہ صحت کے قائم رکھنے کے لئے خواہ محنت کرنی پڑے یا ورزش کرنی پڑے۔ غرضیکہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ بیماری ایک ایک طرح کا آدم خور حیوان ہے۔ جو اُن تمام زندہ اور جوان انسانوں کو کھا جاتی ہے۔ جو اس کے قابو آ جائیں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

قسمت سے یہ جو تن کی بنی ہے ہر ایک کل جب تک یہ کل بنی ہے تبھی تک پڑے ہے کل
گر ہو خدانخواستہ اک کل بھی چل بچل پھر نہ خوشی نہ عیش نہ کچھ زندگی کا پھل

مثل مشہور ہے "تندرستی ہزار نعمت ہے"۔

یعنی تندرستی سے بڑھ کر دُنیا میں کوئی نعمت نہیں۔ وہ آدمی جو تندرستی کی نعمت سے مالا مال ہے۔ دُنیاوی مال و زر نہ رکھتے ہوئے بھی نہایت آرام اور خوشی سے زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اس کو غریبانہ غذا اور موٹے جھوٹے کپڑوں میں وہ لُطف آتا ہے۔ جو ایک بڑے دولتمند کو جو ہر وقت بیمار رہتا ہے۔ باوجود طرح طرح کی نعمتیں میسّر ہونے کے بھی حاصل نہیں ہوتا۔ دیکھئے !!! اگر کوئی شخص ہمیشہ درد سر میں

لطیف اٹھانی ہے۔ عادات میں بالکل سادگی رکھنی ہے۔ فوراً بیمار ہو جاتا ہے۔ ہم

مبتلا رہے۔ غذا کے ہضم نہ ہونے۔ یا پیٹ درد کی شکایت کرتا رہے۔ تو نہ ہی دولت اس کے کسی کام آئے گی۔ اور نہ ہی اس کو کبھی خوشی نصیب ہوگی۔ اس سے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ صحت انسان کے لئے کسقدر ضروری ہے۔ اگر صحت ہی خراب حالت میں ہے۔ تو دھن۔ دولت۔ زن۔ فرزند غرضیکہ تمام موجودات عالم اچھی معلوم نہیں ہوتے۔ واقعی سچ ہے۔ "ہزار نعمت نہ" "ایک تندرستی"

انیسویں صدی میں سائنس نے اتنی ترقی کی ہے۔ کہ کوئی تو اس کو "بجلی کی صدی" اور کوئی "سٹیم کی صدی" کے نام سے پکارتا ہے۔ اگر اس صدی کو تحقیقات اور تجربات کی صدی کہا جائے۔ تو بہت ہی بجا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے یہ بات قابل غور ہے۔ کہ سائنس سے کیا مراد ہے؟ سائنس ایک وسیع اصطلاح ہے اور دراصل سائنس سے کسی چیز کی بابت باقاعدہ اور ترتیب شدہ واقفیت یا علم مراد ہے۔ مثلاً علم ریاضی و فلسفہ اور قدرتی اشیاء اور واقعات کا مطالع بذریعہ مشاہدات اور تجربات مراد ہے۔ قدرت میں سطح زمین۔ کرۂ ہوائی۔ آسمان۔ سمندر۔ علم طبعیات۔ علم کیمیا۔ علم نباتات۔ علم حیوانات۔ غرضیکہ تمام موجودات عالم شامل ہیں۔ اس واقفیت سے فائدہ اُٹھاکر قدرتی قوانین کے بموجب انسان نے مختلف قدرتی چیزوں کو خاص خاص طور پر ترتیب دیکر نئی نئی کلیں اپنے مفید مطلب ایجاد کی ہیں۔ گھر گھر ریل گاڑی۔ تار کا سلسلہ۔ جہاز۔ ایروپلین۔ گراموں فون۔ بائیسکل۔ ٹریموے کا بجلی کی طاقت سے چلنا۔ بجلی سے پنکھا چلاکر موسم گرما میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔ اور بجلی سے روشنی اور آگ کا کام لینا بے تار پیغام رسانی وغیرہ واقعی حیرت میں ڈالنے والی باتیں ہیں۔ غرضیکہ سائنس صرف قدرتی اشیاء یا ظہورات کے بارے میں انسان کے خیالات اور اس کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جس کو حکمت طبعی یا نیچرل فلاسفی کہتے ہیں۔ جو کہ موجودات عالم کے تمام پوشیدہ رازوں میں مخفی ہے۔

اگر آج ہندوستانی ملک امریکہ یا یوروپ میں جاوے۔ تو وہ وہاں کے تجربات کو دیکھکر دنگ رہ جاتا ہے۔ اور سوچتا ہے کہ ان ملکوں کے باشندوں نے

علم کی بدولت کیا کچھ کرد کھایا ہے - ہر روز نئے تجربات کئے جاتے ہیں نئی دریافتیں ہوتی ہیں - اور ترقی کا میدان زیادہ کشادہ ہوتا جاتا ہے - یہ سب کچھ سائنس کی ہی کرامات ہے - غرضیکہ اِن قوانین کے جاننے سے انسان کو قدرت پر ایک قسم کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے - جو اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہو سکتی - یہ صرف انسان کی قدرتی خواہش اور کوشش کا نتیجہ ہے -

مجھے اس بات سے تعجب آتا ہے کہ اہل ہند بیل گاڑیوں اور کشتیوں کی بجائے اب ریل اور جہاز میں سفر کرنا تو ضرور پسند کرتے ہیں (کیونکہ اگر کوئی پرانی وضع کا شخص بجائے ریل کے بیل گاڑی میں بیٹھ کر لاہور سے کلکتہ تک کا سفر کرے - تو پھر اُسے اپنی عقلمندی کی پوری پوری کیفیت معلوم ہو جائے) پرانے فیشن کے چراغ کی بجائے وہ ولایتی لیمپ جلاتے ہیں - بلکہ برقی روشنی کے خواہاں ہیں غرضیکہ اور تو وہ ہر قسم کی ترقیات کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - اور ان سے پورا فائدہ اُٹھا رہے ہے - لیکن علم طب میں وہ نہایت ہی قابل افسوس معکوس ترقی کر رہے ہیں -

چنانچہ آجکل ہندوستان میں جن نالائق اشخاص کو دنیا کا کوئی کام کاج نہیں آتا - وہ فوراً خود بخود وید - حکیم یا ڈاکٹر بن جاتے ہیں - اور کچھ دنوں کے بعد امریکہ وغیرہ کی جھوٹی ڈگریاں (سنداں) لیکر اپنے نام کے ساتھ طُرہ لگا لیتے ہیں - اور پھر بعض تو اُن میں سے ایسے لائق بن جاتے ہیں کہ ایک ہی دوا سے تمام امراض کا علاج کر دیتے ہیں - اور ان میں سے بعض تو بازاروں میں لیکچر دے دے کر اور بعض اخباروں میں اشتہار چھپوا چھپوا کر مخلوق خدا کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں - اور اپنا اُلو سیدھا کئے جا رہے ہیں -

اس جگہ ایک نہایت نتیجہ خیز حکایت لکھکر پھر ناظرین کو بتلایا جائیگا - کہ ہم کو کس قسم کے علم طب کی ضرورت ہے -

حکایت - بغداد کے خلیفہ ہارون رشید نے منکہ وید کو ہندوستان سے اپنے علاج کے لئے طلب کیا تھا - منکہ وید ہندی طبیب حاذق و حکیم کامل اور زبان

سنسکرت و فارسی دونوں کا ادیب و ماہر تھا۔ جب منکہ وید کو بغداد میں آئے ہوئے کچھ دِن گذرے۔ تو ایک روز بازار میں سیر کرنے گیا۔ راستہ میں اُس نے دیکھا۔ کہ ایک عطائی دوا فروش اپنی چادر بچھائے اور اس پر بہت سی جڑی بوٹیاں پھیلائے دوا فروخت کر رہا ہے۔ اس وقت وہ شخص ایک معجون کا مرتبان ہاتھ میں لئے ہوئے اُس کے فوائد بیان کر رہا تھا۔ اور کہتا تھا۔ یہ "دوا تپ ہر روزہ۔ دو جاری۔ تیجاری۔ چوتھیہ۔ تپ دائمی۔ دردِ سر۔ دردِ چشم۔ دردِ شکم۔ دردِ پشت۔ دردِ کمر۔ نفخ شکم۔ بواسیر۔ ذیابیطس۔ فالج۔ لقوہ۔ رعشہ وغیرہ وغیرہ غرضیکہ تمام امراض میں جو کہ انسان کو لاحق ہوتے ہیں۔ مفید ہے"۔ اس چرب زبان دوا فروش کا بیان منکہ خود تو سمجھ نہ سکا۔ لیکن اپنے ساتھیوں سے اس کا مفہوم معلوم کر کے مُسکرایا اور کہا۔ "اس شخص نے یہ عجیب معمہ حل کر دیا ہے۔ کہ عرب کا بادشاہ جاہل ہے"!!۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ کیونکر؟ منکہ نے کہا۔ "اس لئے کہ اُس نے ایسے ہمہ دان لائق حکیم کے اپنے یہاں موجود ہوتے ہوئے۔ خواہ مخواہ بہت سا روپیہ خرچ کر کے اپنے علاج کے لئے مجھے بلوایا۔ میرا وطن۔ میرے بال بچے۔ دوست سب مجھ سے چھڑائے۔ اور اب ہزاروں روپیہ میری تنخواہ پر خرچ کر رہا ہے۔ اُس نے کیوں نہ اِس فاضل حکیم کا علاج کیا۔ جو کہ ایک ہی دوا سے تمام دُنیا کے امراض دور کرنے کا دعوےٰ کر رہا ہے!!!۔ اور اگر یہ جھوٹا ہے۔ تو بادشاہ کی بیوقوفی کا ثبوت یوں ملتا ہے۔ کہ وہ اس کو قتل کر کے ہزاروں بندگانِ خدا کی جان کیوں نہیں بچاتا۔ جو کہ اس کے جال میں پھنس کر ہلاک ہوتے ہیں۔ بجائیکہ اِس کا قتل کر ڈالنا اگر گناہ بھی ہو۔ تو صرف ایک خون ہوگا۔ اور اِس کی زندگی ہزاروں کا خون کر چکی۔ اور کر رہی ہے اور آئندہ بھی کرے گی۔ اس سے بڑھ کر انتظامِ حکومت میں خرابی اور کمزوری کا کیا نشان ہو سکتا"۔

صرف یہی نہیں۔ بلکہ اس کے علاوہ اگر آیورویدک اور یونانی طریق علاج مزمن امراض کے دور کرنے میں کامیاب ہے۔ تو جراحی کی طرف سے مایوسی کا

مُنہ دیکھ رہا ہے۔ اور اگر ڈاکٹری طریق علاج جراحی میں منظور نظر ہے۔ تو امراض مزمنہ کے دُور کرنے میں قاصر ہے۔ غرضیکہ ہر ایک طریق علاج میں نقص ہیں۔ اور اِس نقص کو اس طریقہ علاج کو برتنے والے اچھی طرح محسوس کرتے ہیں۔ عطائی اور شناسی طبابت کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ یا تو مریض مرگیا۔ اگر کوئی خدانخواستہ بچ گیا۔ تو اُس کی اپنی قسمت کی یاوری ہے۔

(باقی در ردی)

نیم حکیم خطرۂ جان نیم مُلّا خطرۂ ایمان

نئی تحقیقات و تجربات

پپیتا کا استعمال موجودہ ہیضہ وبائی میں بے نظیر ثابت ہُوا ہے۔ ایک رتی سے کر دو ماشہ تک پانی یا عرق گلاب میں گھس کر پلا نا تے اور اسہال کو بند کر دیتا ہے۔ مریض کو فوراً ہوش میں لاتا اور درد وغیرہ کو تسکین دیتا ہے۔ غرضیکہ ہیضہ کے لئے ایک حکمی اور یقینی علاج ہے۔

(صبیب اصغر۔ ممبر انجمن خادم الحکمت راولپنڈی)

(حکیم صاحب کو چاہئے تھا کہ نئے تجربہ کا مخصوصہ وزن لکھتے نہ کہ ایک رتی سے ۲ ماشہ تک کا وزن کیونکہ ۲ ماشہ تو برابر ہے سولہ رتیوں کے پھر معلوم نہیں ہوتا کہ آپ مریضوں کو ایک رتی فی خوراک پپیتہ دیتے رہے ہیں یا کہ فی خوراک دو ماشہ پھر یہ بھی نہیں لکھا کہ دست وقے کو کسقدر خوراکوں سے بالعموم آرام ہو جاتا ہے۔ نیز یہ کہ دیگر عوارضات مثل تشنج پیاس تقشر القلب اور غنودگی وغیرہ میں مفید ہے یا نہیں۔ اُمید ہے کہ حکیم صاحب موصوف دوبارہ اسپر مفصل لکھکر اپنے بھائیوں کو فائدہ پہنچائینگے۔ نیز دوسرے دوست بھی مرض ہیضہ کے متعلق اپنے اپنے تجربات لکھینگے تاکہ آئندہ طب جدید پنجابی کے فارماکوپیا میں اعلےٰ اعلےٰ نسخے درج ہوسکیں۔ انشاء اللہ میں خود بھی ہیضہ پر شرح وبسط سے لکھونگا اور پپیتہ کے متعلق بھی اپنا تجربہ لکھونگا۔ مدیر)

استفسارات

سوال ۵۶ - شیر خوار بچوں کا سبز رنگ کا براز ہونا بغیر تپ وغیرہ کے کیا وجہ ہے۔ حکمت جدید کی رو سے اس کی وجہ اور علاج کوئی صاحب لیکن، خاصکر بانیٔ انجمن صاحب درج فرمائیں۔ کیونکہ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ اکثر بچے سبز رنگ کا پاخانہ کئی روز تک پھرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ سوائے دودھ کے انکی کوئی دیگر غذا نہیں ہے۔ اور پھر بچہ کی والدہ یا دایہ بھی کوئی بد پرہیزی کھانے میں نہیں کرتی اور نہ ہی بچہ میں ظاہرا دردِ لوٹی بیماری کی شکایت ہوتی ہے پھر سبز رنگ کے پاخانہ کی وجہ کیا ہے۔ اور کیا علاج۔

حکیم عنایت اللہ اول مدرس مدرسہ دریام نگل

سوال نمبر ۵۷ - جواب ۳۵ میں جناب حکیم مولوی محمد عبدالعزیز صاحب نے جو ستمبر کے رسالہ میں ضیق النفس کا نسخہ شائع کیا ہے۔ اسی طرح وہ کشتہ ہڑتال بنایا گیا۔ لیکن آگ پر رکھنے سے دھواں دیتا ہے۔ مینے یہ نسخہ مجربات نورالدین میں بھی دیکھا تھا۔ مگر بنایا نہ تھا کہ خدا جانے صحیح ہے یا نہیں۔ مگر حکیم صاحب کے تحریر کرنے پر مینے بنایا ہے۔ جس میں یہ نقص ہے جو لکھا گیا براہ مہربانی حکیم صاحب موصوف تحریر فرمائیں کہ یہ نقص واقعی رہتا ہے یا صرف مجھ سے ہوا ہے۔ اگر مجھ سے ہوا ہے تو یہ نقص رفع کرنے کی ترکیب لکھیں۔ اور اگر ان سے بھی یہ نقص رہتا ہے تو پھر فرمائیں کہ کشتہ خام ہونے کی صورت میں کسی قسم کے ضرر کا اندیشہ تو نہیں ہے۔

حکیم سندر داس از جوکیا

سوال ۵۸ - کیا کوئی صاحب ناظرین میں سے ایسا جفار ہے کہ مستحصلہ کے نکالنے کا کامل طریقہ جانتا ہو۔ براہ مہربانی اپنے پورے پتہ سے اطلاع دیں۔

حکیم بہاؤالدین شاہ از کندیاں

سوال ۵۹ - میرے ایک عزیز دوست کو چار پانچ سال سے ریاحی تشنجی خشک دمہ کا مرض ہے۔ بہت علاج یونانی و ڈاکٹری کئے مگر فائدہ ندارد۔ لہذا تمام

حکمائے زمان و اطبائے دوران کی خدمت میں عارض ہوں کہ اگر کسی کو مرض ہذا کا نسخہ جو کہ ایک ہی خوراک سے فائدہ معلوم ہو اور اپنے مطب کا معمول اور آزمودہ و تجربہ شدہ ہو تو برائے مہربانی بخل کو بالائے طاق رکھکر رسالہ تبصرۃ الاطباء میں درج فرمائیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔ یکے از خریداران رسالہ

سوال ۲۰ - (۱) گو جناب اور دیگر فضلائے وقت نے خواص الادیہ و افعال الاعضاء وغیرہ وغیرہ مضامین پر کافی روشنی ڈالتے ہوئے تشنہ لب ناظرین کو دقائق نایاب سے فیضیاب کر کے سیراب کیا ہے۔ بہر حال اس نعمت عظمیٰ سے بعد مطالعہ مالا مال ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ خصوصاً زمرۂ مبتدیاں و دیگر ناظرین محب علم طب شب و روز دست بدعا ہیں۔ کہ خدا ایسے فاضلانِ وقت کی عمریں خضر جتنی کرے۔ جنہوں نے ہماری بہتری کے اسباب اور ملکی خدمات کو بجالانے والے دیگر محرک بھی اپنی سرسری تحریک سے مہیا کئے ہیں۔ جنہوں نے اہم مسائل حکمت اور ان کی فلاسفی بیان کرنے اور ترقی کو لابد جانا ہے۔ حمداً للہ۔ شکراً للہ۔

(۲) قدمانے قواعد تشخیص مرض اکثر درج کتب فرمائے ہیں۔ مثلاً (۱) بیماروں کے چہروں کے رنگ ڈھنگ (۲) نبض (۳) قارورہ (۴) کسب مریض۔ (۵) قرب و جوار کی آب و ہوا (۶) بیماری کی نسبت قیل قال مریض و متعلقہ امور وغیرہ وغیرہ پر رکھی ہوئی ہے۔ و نیز رسالہ تبصرہ کے اغراض و مقاصد اور مضامین مندرجہ کے مطالعہ سے واضح ہو رہا ہے۔ کہ یہ مبتدیوں کا رہنما اور منتہیوں کی غلط فہمیوں کا آلۂ صفایا (مصقل) کہئے تو بجا ہے۔ بدیں خیال بندہ مندرجہ بالا سطور کو مدنظر رکھتے ہوئے بصورت سوال بمراد حل امور حال عرض رہنما ہے۔

(۳) رسالہ مجریہ ہمیں صرف مریض کے قیل و قال سے ہی تشخیص مرض کا سبق دیتا ہے۔ مگر دیگر متمحنانِ مرض مجوزہ حکیم کو پہلے نبض دکھانا چاہتے ہیں۔ اور حسب ضرورت قارورہ بھی۔ اکثر اوقات حاملہ عورتیں جن کے علاج میں دقت ہوتی ہے۔ اور شرم کے مارے خود بخود تبلا بھی نہیں سکتیں۔ غلطی ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ سوان ہر دو کے متعلق کوئی راگ راگنی بقول قدما۔ یا خذ ما صفا ودع ما کدر تا حال نہیں چھڑی۔ جو کہ

ہمیں حد اعتدال کا کامل تصور دلاتے ہوئے کسی عضو کے ماؤف ہونے پر چال نبض وقارورہ سے بیماری محسوس کرائے۔ گو اطبائے یونان نے خون۔ صفرا۔ بلغم۔ سودا یعنی (اخلاط کے تحت) ان کی رنگت کا اظہار کیا ہے۔ نیز اکثر اقسام نبض بھی بیان فرمائی ہیں۔ مگر مسئلہ اخلاط بروئے طب جدید مسلمہ خیال نہیں کیا جاتا۔ لہذا ان ہر دو (نبض) (قارورہ) کو بھی وساعت سے بیان فرمایا جاوے۔ حتے المقدور ایڈیٹر صاحب خود توجہ فرما کر ممنون احسان فرماویں۔

• نیازمند محب علم طب عبدالحق مدرس لوئر مڈل سکول گھنیہ تحصیل گجرات

جوابات استفسارات

جواب نمبر ۴۱۔ حکیم صاحب السلام علیکم آپ مہربانی کر کے تشنج و تمدد کی فلاسفی کو اکسیر اعظم فارسی جلد اول میں ملاحظہ فرمائیں۔ تسلی ہو جائیگی۔ رسالہ میں جواب کے کالم میں اتنی گنجائش نہیں کہ دونو کی فلاسفی تحریر ہو سکے۔

مولوی حکیم بہاؤ الدین شاہ از کندیاں

جواب نمبر ۴۲۔ کشتہ سنگجراحت حسب ضرورت تولہ دو تولہ لیکر ایک پاؤ بھر نگدہ بھگاٹ میں رکھکر کوزہ گلی میں بند کر کے آگ قریباً دس سیر کی دیویں کشتہ عمدہ تیار ہو گا۔ اور چاندی والا کشتہ میرے دوست کا کیا ہوا ہے۔ میرا تجربہ نہیں ہے۔ پترہ چاندی یا روپیہ کو گرم کر کے اکیس بجھاؤ آب بھگاٹ میں دیں پھلاس کے ثفل میں رکھکر بیس سیر کی آگ دیں۔ مولوی حکیم بہاؤ الدین شاہ از کندیاں

ایضاً۔ جناب حکیم صاحب۔ سنگجراح تو خواہ کسی ایک بوٹی میں رکھ دیں۔ کشتہ براق ہو جاتا ہے۔ اور وہی تاثیر ظاہر کرتا۔ جیسی کہ بوٹی کی ہوتی ہے۔ دانا طبیب خود سوچ سکتا ہے۔

(ب) نقرہ کے کشتہ کرنے کی ترکیب ایک صاحب نے بتلائی تھی۔ کہ سبز بھگاٹ کا پانی لیکر اس میں چاندی آگ میں گرم کر کے ۲۱ بار آب بھگاٹ میں سرد کریں۔

مایعد نگرہ بھگاٹ ایک پاؤ میں چاندی مذکور دیگر آگ پاچک ہوائی۔ ۲ سیر کی دیں انشاء اللہ کشتہ شگفتہ ہوگا۔ اگر ایک دفعہ نہ ہو تو دوسری دفعہ ماشاء اللہ حسب مرضی شگفتہ نکلیگا۔ وہ صاحب بھگاٹ کو چاندی کشتہ میں "تریاق" فرماتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے بھی ایک روپیہ اسی ترکیب سے رکھا۔ مگر جب روٹی کھانے اندر گیا تو کوئی آدمی جو حقہ کی چلم پر آگ رکھنے آیا وہ روپیہ گلکر حکمت شدہ نکالکر دے گیا اور اسکا کوئی پتہ نہ ملا۔ دوبارہ بندہ نے نہیں بنایا۔ مگر مجرب۔ معلوم ہوتا ہے۔

دیگر مجرب بہ خود۔ خالص چاندی حسب مرضی لیکر پترا بنوالیں۔ بعد ایک پاؤ آب مروق۔ بوٹی ماتھی سونڈی میں اکیس مرتبہ آگ میں سرخ کر کرکے سرد کریں۔ اور اسی بوٹی کے ڈیڑھ پاؤ یا آدھ سیر نگدہ میں رکھکر گلحکمت کرکے پندرہ سیر اوپلہ کی آگ دیں۔ سات بار میں کشتہ ہوگا۔ مجرب ہے۔ حکیم صوفی محمد حسن چشتی ازلوکھ

جواب نمبر ۴۳۔ ایسے سوالات ہمارے دوستوں کی طرف سے آئندہ نہیں ہونے چاہیئے۔ کیونکہ اگر ایسے سوالات کے جوابات مکمل دیئے جائیں تو رسالہ میں گنجائش نہیں ہے۔ اور اگر غیر مکمل جواب لکھا جائے تو سائل کا منشار پورا نہیں ہوتا۔ رسالہ کے کالم میں تو ایسے سوالات ہونے چاہیئے۔ جنکے جوابات مختصر ہوسکیں۔

برص کی مرض میں چھوٹی چھوٹی جلدی غدہ ماؤف ہو جاتی ہیں۔ اور نیز جلدی اعصاب کی چھوٹی چھوٹی شاخوں کے سرنا قص الحس ہو جاتے ہیں۔ جسکا سبب خون کا خراب اور ردی ہونا ہے۔ خون کی خرابی کے اسباب بہت ہیں۔ جن کے ذکر کرنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ علاج تصفیہ خون اور اعصاب کو تحریک دینا ہے۔ مجرب ادویہ میں سے اندرونی طور پر سم الفار یا بلادر ہے۔ بیرونی طور پر تمام وہ چیزیں جو محمر اور خراش کنندہ ہوں۔ مفید ہیں۔ احمد الدین

جواب نمبر ۴۴۔ بواسیر عموماً جگر کی بد افعالی سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ جگر کی وریدوں میں جب خون رُک رُک کر دورہ کرتا ہے تو مقعد کے ارد گرد

اجتماع خون رہتا ہے۔ جس سے مقعد کی کسی وریدکے سر میں سے خون زور کر کے یا بہر نکلنا چاہتا ہے۔ جس کے زور سے اسکا سر جلد سے اونچا ہو جاتا اور تن جاتا جس سے مسہ کی شکل پیدا ہو جاتی ہے۔

دوسرا سبب معدہ کی سوزش و التہاب وغیرہ ہے۔ جس کی وجہ سے امعاء میں ہمیشہ قبض رہتی ہے۔ اور پاخانہ سخت خارج ہوا کرتا ہے۔ سو چونکہ ایسے اشخاص پاخانہ کے وقت ہمیشہ کو تہتے رہتے ہیں۔ اس واسطے مقعد میں اجتماع خون ہو جاتا ہے اور پہلے کی طرح سے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

علاج معدہ و جگر کی اصلاح کرنا چاہئے۔ قبض نہ ہونے پائے۔ احمد الدین

جواب نمبر ۴۵ - یہ ایک عمدہ دوائی ہے۔ ہمارے علاقہ میں پنساریوں کے ہاں سُنبلو کے نام سے مشہور ہے۔ فقیر نے خود بھی خراسانی لوگوں کے پاس دیکھی ہے۔ لیکن ان کے پاس زرد رنگ کی لکڑی ہوتی ہے۔ اسکے چھال کا سطوف یہ لوگ استعمال نہیں کرتے۔ محض لکڑی کو باریک کوٹ کر اس کے ہموزن قند ملا کر بقدر ایک تولہ ہمراہ شیر مطبوخ گاؤ سے بوقت خواب استعمال کیا کرتے ہیں۔ پرانی چوٹوں اور دردوں کا عمدہ علاج ہے۔ موم پائی کا کام دیتی ہے۔ مزاج گرم خشک ہے جملہ باردہ رطبہ ریاحیہ امراض میں مفید ہے۔ حکیم بہاؤالدین شاہ از کندیاں

جواب نمبر ۴۶ - مقام گنج کے بال وغیرہ کو پہلے اُسترہ سے خوب صفا کر ڈالو بعدہٗ برگ بیری ترش خوب گھوٹ کر اس جگہ لیپ کر دیویں۔ اور اوپر نمدہ کا ٹکڑہ دیکر خوب باندھ کر سو رہے۔ صبح کھول کر صابون سے دھو کر خوب صاف کریں۔ پھر غدودیں دنبے کی قصابوں سے لیکر خوب ملیں۔ دوسرا آدمی غدودیں لیکر خوب مقام گنج پر ملا کرے۔ بعدہٗ نمدہ کا ٹکڑہ رکھکر باندھ دیویں۔ اسی طرح ایک رات کو برگ بیری کا لیپ کیا کریں اور دوسرے دن وہ اُتار کر غدودیں ملا کریں کوئی سات دن یہ عمل کریں۔ بال اُگ آوینگے۔ انشاءاللہ تعالےٰ فقیروں کا چٹکلہ ہے۔ ایک اور علاج ہے۔ لیکن وہ تکلیف دہ علاج ہے۔ وہ میرا مجرب ہے۔ بوٹی کیسکھے جس کو لٹوپری اور لٹوکری بھی کہتے ہیں۔ دریاؤں کے کنارہ پر ہوتی ہے۔ اور ہمارے ہاں

اس کو گنڈو فلی بولتے ہیں۔ اور بعض جگہ اس کو جل دھنیا اور کوڑ گندل کہتے ہیں۔ پتے اس کے بعینہ دھنیا جیسے ہوتے ہیں۔ اس کے پتے گھوٹ کر لیپ کریں۔ سخت اوپاڑ ہو جاتا ہے۔ بعدہٗ واسلین یا مرہم سادہ یا کہ مکھن کا لیپ کرتے رہو۔ خود بخود زخم اچھے ہو کر بال اُگ آتے ہیں۔ لیکن یہ علاج طبیب کے روبرو ہونا چاہئے کیونکہ مریض بے صبر ہو جاتا ہے۔ اور سخت سوزش ہوتی ہے۔ "

ایضاً ۔ مرض گنج کے لئے تارامیرا کا تیل بہت نافع ہے۔ اس کے استعمال سے اگر کھرنڈ ہوں تو خود بخود خشک ہو کر جھڑنے لگتے ہیں۔ گندہ مادہ دُور ہو کر جلد صاف ہو کر بال پیدا ہونے کی صلاحیت ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں پیاز تازہ خوب مل کر شہد لگا دے گھنٹہ بعد پانی سے دھو کر کسٹر آئل لگا دے۔ ورنہ تیل ہی شافی ہے۔

غلام حسین مدرس گیلڑی چک ۸۹ء

ایضاً ۔ گوبر بھینس تازہ سر پر باندھیں۔ جب سرد ہو جاوے۔ تو اُتار کر بھینس کی دھاریں سر پر ماریں۔ دو سہ ہفتہ متواتر کریں۔ محمد عبدالعزیز از بھینی

ایضاً ۔ السی کا پلٹس سر پر لگا دیں۔ پھر اُتار کر زنک سلفاس ۳ ماشہ۔ مکھن گاؤ شستہ ۲ تولہ ۲ بار میں ملا کر مرہم تیار شدہ اوپر لگا دیں۔ ہر روز ایسا کریں۔ متواتر تا دو سہ ہفتہ۔ محمد عبدالعزیز از بھینی

ایضاً ۔ کافور ۶ ماشہ۔ روغن بادام ۵ تولہ میں حل کر کے مالش کیا کریں۔ گنج کے لئے از حد مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ۔ کائیں نور۔ انبالہ)

سوال نمبر ۴۷ ۔ نسخہ خوردنی برائے شیب غیر طبعی مجرب ہلیلہ سیاہ ۱ تولہ پوست ہلیلہ زرد کلاں ۱ تولہ۔ پوست آملہ ۱ تولہ۔ پرسیاؤشان ۱ تولہ۔ تخم جوزماثل ۱ تولہ تخم مالکنگنی ۱ تولہ۔ کشتہ فولاد برنگ سرخ ۳ تولہ۔ افیون مصفے ۶ ماشہ۔ تخم بھنگرہ ۴ تولہ سب کو جدا جدا پیس کر ملا کر ہمراہ شہد خالص جبوب نخودی تیار کریں۔ خوراک ایک گولی ہمراہ آب یا شیر گاؤ تا تین ماہ تک استعمال کریں۔ پرہیز از ترشی وغیرہ مندرجہ ذیل طریقہ سے ہلیلہ سیاہ کو ایک سال تک بلا ناغہ کھانا بھی شیب غیر طبعی کے لئے مجرب ہے۔

نام دوا	نام بدرقہ	زمانہ استعمال
ہلیلہ سیاہ مسحوق ۶ ماشہ	شہد خالص ۴ ماشہ	چیت و بساکھ
〃 〃	قند سیاہ کہنہ ۴ ماشہ	جیٹھ و ہاڑ
〃 〃	نمک لاہوری ۴ ماشہ	ساون و بھادوں
〃 〃	نبات سفید ۴ ماشہ	اسوج و کاتک
〃 〃	زنجبیل ایک ماشہ	مگھر و پوہ
〃 〃	فلفل دراز ۴ ماشہ	ماگھ و پھاگن

شیب غیر طبعی کے علاوہ جملہ امراض چشم و دماغ و معدہ و امعاء کو مفید اور مقوی باہ بھی ہے۔ تبصرۃ الاطباء کی بدولت اہل ناظرین کو گھر بیٹھے بٹھائے ایسے ایسے مجرب نسخہ جات نصیب ہو رہے ہیں۔ جو کہ تلاش کرنے سے بھی نہ ملینگے۔

حکیم مولوی بہاؤ الدین شاہ المعروف شیخ ساکنہ کندیاں ضلع میانوالی

ایضاً ۔ تر پھلہ شہد میں ملاکر بقدر ایک تولہ کھانے سے عمر بھر بال سیاہ رہتے ہیں اور قریب بجوان رہے۔ اگر متواتر کچھ عرصہ استعمال کریں۔ تو یقین ہے کہ سفید بال بھی سیاہ ہونے لگینگے۔ صبح نہار پیٹ ایک تولہ اور شام کو بعد غذا حب برداشت۔ اور بھی کئی مفاد مثل درستی معدہ ہاضم و بصارت وغیرہ حاصل ہوں۔ غلام حسین مدرس گیلریکی ضلع

ایضاً ۔ کوئی ایسی دوا یا غذا نہیں جس کے کھانے سے کبھی بال سفید نہ ہوں۔ یا سفید شدہ بال پھر سیاہ پیدا ہونے لگیں۔ یہ ایک وہم ہے۔ جس میں بہت سے اصحاب گرفتار پائے گئے ہیں۔ لیکن کامیاب ہوتے کسی کو نہیں دیکھا۔ کیونکہ ایں خیال است و محال است و جنوں۔ محمد عبد العزیز از بھینی شرقی پور

ایضاً ۔ خوردنی خضاب جس کے کھانے سے سفید بالوں کی جگہ قدرتی طور پر سیاہ بال پیدا ہوتے ہیں۔ بہت ہیں۔ جن میں ہماری ایجاد "سدا بہار" تجربہ شدہ ہے۔ اگر آپ عمر تحریر کریں تو خوردنی خضاب کا نسخہ تحریر کیا جاوے۔ محنت طلب ہے۔

(حکیم لالہ سری رام دوساجھ۔ کائیں نور۔ انبالہ)

جواب نمبر ۴۸ ۔ جناب حکیم صاحب کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ بندہ کا مضمون

علاج الامراض نہیں - وہ عالیجناب فخر الاطباء حکیم احمد الدین صاحب مدیر رسالہ تحریر فرما رہے ہیں - جب وہ معدہ و امعاء کی امراض بیان فرمائینگے تو نفخ قراقر وغیرہ کا علاج بھی تحریر فرمائینگے - بندہ تو افعال الاعضا پر مضمون لکھ رہا ہے یعنی ہر ایک عضو کے سپرد قدرت نے کیا کام کر رکھا ہے - یا ہر ایک عضو کا کیا فائدہ ہے - اور وہ بھی بحالت صحت - اگر وہ اپنے کام کو درست سرانجام نہیں دیتا تو وہ عضو مریض ہے - خواہ افراط کی حالت ہو - خواہ تفریط کی جو علاج الامراض یا تحقیق الامراض میں حکیم صاحب ممدوح علاج مع علامات فارقہ تحریر فرمائینگے بندہ جناب حکیم شیخ غلام محمد صاحب کا از صد ممنون و مشکور ہے - کہ انہوں نے معدہ کے علامات فارقہ پر کمترین کی توجہ منعطف کراتے ہوئے اس کمی کو پورا کر دیا ہے لیکن یہ اعتراض کہ بندہ نے کیوں ایسا نہ کیا - اُس کا بھی یہی جواب ہے - ہاں اگر آپ کو نسخہ مطلوب ہے - تو بطیب خاطر لکھ دیتا ہوں - عالیجناب حکیم احمد الدین صاحب نے جو نسخہ حب منقی کا رسالہ ہدیۃ الاطباء میں لکھا ہے - بہت ہی مفید ہے پھر انہوں نے جنوری ۱۹۲۱ء کے رسالے میں صفحہ ۲۲ حب عشری کا نسخہ جو تحریر فرمایا ہے - بہت عمدہ ہے -

پھر معجون کمونی یا جوارش کمونی نہایت عمدہ ہیں - ہمارا پُرانا آبائی اجدائی نسخہ حب صبر بہت فائدہ مند ہے - صفتہ، - صبر عمدہ مصفّٰے یک جزو - پوست ہلیلہ زرد دو جزو باریک کوٹ چھانکر پانی میں نخودی گولیاں بنائیں - خوراک ۲ گولیاں ہمراہ آب گرم یا مناسب بدرقہ - یہ گولیاں حب منقّٰے کا مقابلہ کرتی ہیں - نہایت ہی عجیب چیز ہیں -

خادم المحکما نیاز مند عبد الغنی عفی عنہ

ایضاً - حکیم لوگ بہت ممسک المزاج ہوا کرتے ہیں - اپنے ذاتی مجربہ نسخہ شائع کرانا نہیں چاہتے - شائد مجربات کا ذخیرہ فرشتہ اجل کو دکھاوینگے - لیجئے خفگی معاف نسخہ نفخ ہم بتاتے ہیں - قراقر شکم درد شکم کو بھی مفید ہے - ۵ نوشادر ایک تولہ فلفل دراز ۱ تولہ - دانۂ الائچی کلاں ۶ ماشہ - لونگ ۶ ماشہ - گیرو ۶ ماشہ - پست پودینہ ۱ ماشہ ست لیموں ۳ ماشہ تمام کوٹ چھانکر سفوف تیار کریں - خوراک ۱ - ماشہ بعد از غذا ہر دو وقت

(حکیم مولوی بہاؤ الدین شاہ)

جواب نمبر ۴۹ پر جناب حکیم محمد علی صاحب بعد سلام علیکم مسنون کے واضح ہو کہ اگر علاج دق کا کامل آتا ہے تو درج رسالہ کر دیویں۔ کیونکہ اس کے بارہ میں پہلے بھی جناب حکیم صاحب احمد الدین مدیر رسالہ جو کہ بہت فیاض شخص ہیں۔ آپ کو تحریک کر چکے ہیں کہ بلا بخل علاج مکمل تحریر کریں۔ لیکن آپ نے خاموشی سے کام لیا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ یونہی لکھدیا تھا کہ میں نے دق کا علاج کیا ہے۔ یا کہ کسی دق والے کو اچھا بھی کر دیکھایا ہے۔ ضرور صاف صاف تحریر کر دیویں عین مہربانی ہوگی حکیم مولوی بہاؤ الدین شاہ از کندیاں ضلع انبالہ)

جواب نمبر ۵۰۔ میجئے نسخہ چھپاکی خبیثہ ۵۔ ایسینول ۱ تولہ۔ خوب کلاں ۶ ماشہ سنکھیہ ۷ تولہ۔ عرق سونف ۱۲ تولہ۔ عناب ۱۲ عدد۔ عناب کا شیرہ نکال کر عرق و شربت ملا کر ایسینول و خوب کلاں پہلے پھانک اوپر سے شیرہ نوش۔ اسی طرح سات روز تک استعمال کریں۔ پرہیز از حموضات وغیرہ۔

ایضاً۔ جل نیم ۲ تولہ۔ رسونت ۲ تولہ۔ فلفل سیاہ ۴ تولہ۔ گولی بقدر ۲ رتی بنا دیں صبح و شام استعمال کریں۔ مگر پہلے نمکین مسہل کر لیں۔ محمد عبد العزیز از بھینی

ایضاً۔ میں صرف اپنی رائے اتنی عرض کر سکتا ہوں کہ سفوف سمی مندرجہ رسالہ یقیناً فائدہ بخش دوا ثابت ہوگی۔ غلام حسین مدرس گیلانی، چک ۱۸۹

جواب نمبر ۵۱۔ جناب حکیم صاحب آپ کے دوست کے کسی عضو میں نقص نہیں ہے۔ صرف یہ انکے مزاج کا خاصہ ہے۔ کہ یہ اشیاء اس کو کبھی بھی موافق نہ آئینگی۔ چاہے حالت مرض میں دی جاویں چاہے حالت تندرستی میں۔ بواپسی آپ مجھے تحریر کریں کہ آیا یہ میوہ جات اس کو ابتداء پیدائش سے موافق نہیں ہیں یا کہ اب ہضم نہیں ہوتیں۔ پھر انشاء اللہ تعالےٰ مزید توجہ دیکر کامل علاج درج ہوگا۔ اگر پیدائشی یہ حالت ہے تو پھر کوئی علاج نہیں۔ اگر بعد یہ حالت ہوئی ہے تو پھر قابل علاج ہے۔ یہاں ایک شخص کو مرچ سیاہ کبھی نہیں بچتیں۔ اگر اس کو مرچ سیاہ کی بو بھی آجاوے تو جھٹ قے آجاتی ہے۔ قدرتاً اس کے مزاج میں اور خاصکر آلات الغذا میں ان اشیاء سے نفرت ہے۔ بعض بعض طبیعتوں کو بعض بعض اشیاء ہر حالت

میں موافق نہیں آتی ہیں۔ حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ از کمندیاں ضلع میانوالی

ایضاً - آپ کے دوست کو عظم الکبد ہے۔ جو مزمن اور خفیف قسم کا ہے (اجتماع رطوبات کبدی) جس کی وجہ سے ایسے کیلوس کو جو لزوجت دار ہو۔ جگر قبول نہیں کرتا اس واسطے بجائے اس کے کہ کیلوس بذریعہ ماساریقا جگر میں جذب ہو۔ امعاء میں ہی رہ جاتا ہے۔ جس سے پاخانہ غیر معمولی نرم حالت میں خارج ہو جاتا ہے جیسے اسہال کی صورت بن جاتی ہے۔ لیکن چونکہ امعاء میں سوزش وغیرہ پیدا نہیں ہوتی اس واسطے مرض اسہال پیدا نہیں ہوتی بلکہ جسقدر فضلہ بمعہ کیلوس امعاء میں ہوتا ہے۔ اسیقدر اسہال نما صورت میں خارج ہو جاتا ہے۔ اور بس۔ اگر آپ اپنے دوست کو چند یوم ذیل کی دوا استعمال کرائینگے تو پھر ایسی تمام اشیاء جو پہلے ہضم نہیں ہوا کرتیں ہضم ہو جایا کرینگی۔ کیونکہ جگر اپنی اصل حالت یعنی حالت طبعی پر آ جائیگا۔ وہ دوا یہ ہے۔ مائیں ادرک مغسول دونو ہموزن لیکر باریک پیس کر سفوف تیار تیار کریں۔ اور صبح و شام بقدر ۳ ماشہ ہمراہ عرق بادیاں ۵ تولہ اور عرق کاسنی ۵ تولہ اور شربت بزوری حار ۴ تولہ کھلا دیا کریں۔ حکیم سراج الدین شادیوالیہ

جواب نمبر ۵۲ - مفصل تحریر کریں تاکہ توجہ دی جاوے۔ کس مطلب یا نسخہ میں کرم المحی درکار ہے حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ از کمندیاں

جواب نمبر ۵۳ - برادہ فولاد جوہردار ایک تولہ۔ سیماب مصفےٰ ایک ماشہ۔ لعاب گھیکوار میں کھرل کر کے کوزہ گلی میں بند کر کے آگ بقدر ایک سیر دیویں۔ اسی طرح ایک ایک ماشہ سیماب ہر آگ میں ملاتے جاویں۔ تا ۴ آگ پوری کریں کشتہ برنگ سُرخ تیار ہوگا۔ آپ کو بہت موافق آویگا۔

دیگر۔ برادہ فولاد ۱ تولہ در شیرہ ثمر مغیل خام انداختہ در ظرف چینی پانزدہ روز زیر آفتاب نگاہدارند و ہر روز با سیخ آہنی زیر و بالا نمایند۔ بعد خشک شدن ایک سائیدہ در شیشے نگاہ دارند۔ خوراک نیم رتی ہمراہ مکھن۔ البتہ رنگ ایں کشتہ سیاہ میگردد۔

حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ از کمندیاں۔

سفوف سمی

بقیہ مضمون رسالہ ماہ ستمبر ۱۹۲۱ء

تو اب اگر موذہ ان سے مقابلہ نہ کرے تو وہ فوراً اُسکی ساخت کو خراب کر دینگی۔ لہٰذا اُسکا حق ہے کہ ایسی موذی چیز کو بہت جلد اپنے سے دور کرے۔ خواہ اسے اس مقابلہ میں کسیقدر بھی تکلیف اُٹھانی پڑے۔ غرضیکہ جس طرح دُنیا میں فساد دو قسم کے ہیں۔ ایک حق پر اور ایک ناحق پر۔ اسی طرح جسم کے فساد یعنی امراض بھی دو قسم کے ہیں جیسا کہ ایک دو مثالوں سے واضح ہو چکا۔ اگر مجھے طوالت کا خوف نہ ہوتا تو میں بہت سی امثلہ لکھتا۔ لیکن العاقل تکفیہ الاشارۃ کے مقولہ پر عمل کرتے ہوئے

میں وہ فلاسفی موعودہ بتلانا چاہتا ہوں

اور وہ درج ذیل ہے۔

واضح ہو کہ جس طرح دُنیاوی لڑائیوں اور جھگڑوں کو مٹانے اور باہمی اصلاح کرنے کیواسطے یا اشر ثالث کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعینہ اسی طرح جسمانی فسادوں کے مٹانے کے واسطے بھی کسی تیسرے موثر کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن وسیع تجربات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جس وقت فریقین ابتدائے جوش اور زور و شور میں ہوں تو اُس وقت ثالث کے اثر کو بہت کم قبول کر سکتے ہیں۔ اگر ثالث بہت با اثر اور طاقتور ہو پھر بھی صلح محال ہوتی ہے۔ کیونکہ اسوقت فریقین کے لئے کسی ناصح کی نصیحت کارگر نہیں ہو سکتی۔ تو پھر لامحالہ ثالث کو دو ہی پہلو حصول امن کے لئے ہوا کرتے ہیں۔ اول یہ کہ اگر فریقین اسکا کہا نہیں مانتے تو یہ دونوں کا مقابلہ کرے اور بجبر اُنہیں صلح پر مائل کرے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ ایک فریق خواہ نخواہ فساد پر آمادہ اور تلا ہوا ہے۔ لیکن دوسرا فریق ثالث کی نصیحت پر عامل ہونیکے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ اُسکا انصاف ہو جائے۔ پس ثالث کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ اس دادخواہ فریق کے ساتھ ہر طرح کی اعانت اور امداد کر کے ظالم فریق کا مقابلہ کرے اور بڑھتے ہوئے فساد کو روک دے۔ یہی دو صورتیں عموماً ثالث کو پیش آیا کرتی ہیں۔

سو اسی طرح معالج کے لئے بھی رفع امراض یعنی جسمانی فسادات کے دفعیہ اور حصول صحت

کے لئے بھی دو ہی طریق ہیں۔ اول یہ کہ جب طبیعت مدبرہ بدن اور اسباب موجبہ مرض میں تصادم شدید واقع ہو اور فریقین اپنے مقابلے میں خوب زوروں پر ہوں۔ تو نہ طبیعت کا لحاظ کرے اور نہ ہی مادہ موذیہ کی رعایت کرے بلکہ دونوں ہی کو یکساں طور پر مزا دے اور جیسے ایک اُستاد دو بچوں کو لڑتے دیکھکر دونوں کی گوشمالی کرتا ہے۔ ایسا ہی یہ بھی کرے کہ جب دیکھے کہ موجبات مرض بھی جوش میں ہیں اور اعضاء انسانی بھی پوری طاقت میں ہیں۔ اور باہم زور سے مقابلہ ہو رہا ہے تو ایسی تجویز کرے کہ جس سے دونو کمزور ہو جائیں۔ مثلاً فوراً فصد کرا دے یا مسہل کرا دے یا ادرار کرا دے۔ کیونکہ استفراغ سے جیسے مواد فاسدہ کا نقصان ہوتا ہے ویسے ہی مواد صالحہ کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ اس طرح دونوں کو مزا مل جاتی ہے ایسے موقع پر کسی ایک فریق کی اعانت و امداد کرنا اور دوسرے فریق کا نقصان کرنا ثالث کے لئے موزوں نہیں ہے۔ کیونکہ اگر وہ بیجا حمایت کرکے کسی ایک فریق کی مدد کریگا تو وہ ثالث نہ رہیگا بلکہ فریق ثانی ہی تصور ہوگا۔ جس سے وہ فساد بجائے گھٹنے کے اور بڑھیگا جیسا کہ عام طور پر دنیا کے فسادات میں دیکھا جاتا ہے سو ایسے شور اشوری کے موقعہ پر ایسے اعمال ہی مؤثر اور مفید ہو سکتے ہیں جو دونوں کی گوشمالی کریں۔ لیکن جب دونو فریق یکساں جوش میں نہ ہوں تو پھر طریق علاج دو طور پر ہوتا ہے۔ اگر مادہ موجبہ مرض کمزور ہو اور اعضاء بسبب اپنی قوت و طاقت کے خواہ نخواہ مقابلہ شروع کر دیں۔ جیسا کہ پیشتر ازیں ایک دو تمثیلوں سے واضح ہو چکا ہے۔ تو پھر معالج کو چاہئے کہ ایسے اعمال اور ایسی ادویہ سے کام لے جس سے ان اعضاء کا وہ زور کم ہو جائے یعنی تبرید و تسکین میں کوشش کرے۔ لیکن اگر مواد موجبہ مرض سخت قسم کے ہوں اور طبیعت کمزور ہو تو پھر ایسے اعمال و ادویہ کو کام میں لائے جو مقوی و محرک اعضاء ہوں۔ تاکہ اعضاء طاقت حاصل کرکے فتح حاصل کریں۔ پس چونکہ یہ دوائی جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے یعنی سم الفاء ایک مقوی و محرک اعضاء ہے اس واسطے اس کے استعمال کا وہی وقت ہے۔ جب انسانی طبیعت مرض کے مقابلے میں کمزور ہو جائے۔ ورنہ اسکا استعمال بجائے فائدہ کے نقصان کا باعث ہوگا۔

امید ہے کہ اب یہ مسئلہ آپکے ذہن نشین ہو گیا ہوگا۔ لہذا اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ والسلام

احمد الدین